بُعِثتُ بِکَسرِ المَزامِیر

میں مزامیر (یعنی گانا بجانے کے آلات) کو توڑنے کیلئے بھیجا گیا ہوں۔
(الحدیث)

گانا بجانا

قرآن وحدیث کی روشنی میں

مؤلفہ

مُفتِی احسانُ اللّٰہ شائق

مکتبۂ حمادیہ

نام کتاب : گانا بجانا قرآن و حدیث کی روشنی میں

مصنف : مفتی احسان اللہ شائق صاحب

صفحات : 52

طبع : ۱۴۲۴ھ

تعداد : 2200

باہتمام : عاصم برادران سلمہم الرحمٰن

کمپوزنگ : الحماد لیزر کمپوزنگ 4571263

ناشر

مکتبہ حمادیہ شاہ فیصل کالونی نمبر 2

کراچی کوڈ 75230 فون نمبر 4572537

فہرست مضامین

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ○

کلمات تبرک

حجت الخلف برکت السلف

حضرت مولانا مفتی حبیب اللہ صاحب دامت برکاتہم سابق شیخ الحدیث وصدر مفتی جامعہ حمادیہ شاہ فیصل کالونی نمبر۲، کراچی

الحمدللّٰہ وکفیٰ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ

میں نے عزیزی مولانا احسان اللہ شائق صاحب کی کتاب ''گانا بجانا قرآن وسنت کی روشنی میں'' کا بغور مطالعہ کیا۔ ماشاء اللہ مولانا موصوف نے بڑی کاوش سے موضوع کے مطابق احادیث سے چنا ہے اس پر مزید یہ کہ سوال وجواب کی شکل میں گانا بجانے کے متعلق مسائل کو واضح کیا اور عامۃ الناس کی رہنمائی کی تاکہ احادیث سے خوف خداوندی پیدا ہو اور سوالات کے جوابات پر عمل کیا جائے۔ اور کتاب عام فہم بھی رہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس کتاب کو نافع بنائے اور قبول فرمائے۔ آمین

عرض مولف

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ○

نحمدہ ونصلی علی رسول الکریم ط اما بعد

اس وقت دنیا میں گانا بجانا کس قدر عام ہوگیا ہے وہ کسی سے مخفی نہیں ہے حتیٰ کہ اب اس کی برائی وقباحت بھی دل سے نکلتی جارہی ہے ٹی وی، وی سی آر ویڈیو فلموں نے ہر گھر کو سینما گھر بنادیا ہے۔ ہمارے مسلمان گھرانے کے نوجوان گانا بجانے کے ایسے دلدادہ نظر آتے ہیں کہ ان کو دیکھ کر غیر مسلم معاشرہ بھی شرما جائے۔ حالانکہ قرآن وحدیث میں گانا بجانے پر سخت وعیدیں وارد ہوئی ہیں۔ مسلمانوں نوجوانوں کی اس بے راہ روی کو دیکھتے ہوئے بندہ کے دل میں بارہا یہ خیال پیدا ہوا کہ گانا بجانے کی حرمت پر آیات قرآنی واحادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک گلدستہ امت محمدیہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی خدمت میں پیش کروں۔ شاید کہ کسی بھائی کو ہدایت مل جائے۔ اور گانا بجانے سے توبہ تائب ہوجائے، لیکن دیگر مصروفیات کی وجہ سے اس کام کے لئے فرصت نہیں

مل رہی تھی۔ ابھی کچھ عرصہ سے برادرم محترم مولانا محمد اسلم صاحب کشمیری مدظلہ کی طرف سے اصرار ہوا کہ اس ارادہ کو عملی جامہ پہنایا جائے۔ چنانچہ اللہ کے نام سے اس کام کو شروع کیا گیا اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل وکرم سے پایۂ تکمیل تک پہنچانے کی توفیق دی اور مولانا محمد اسلم صاحب مدظلہ ہی کی محنت وکاوش سے رسالہ شائع ہوا بحمداللہ تعالیٰ بہت سے احباب اورعوام وخواص نے اطلاع دی اس سے بہت سے حضرات کو فائدہ ہوا۔ اب حال ہی میں برادرم محترم مفتی عاصم عبداللہ صاحب نے مشورہ دیا کہ اس میں مزید کچھ اضافہ کیا جائے تاکہ فائدہ تام ہو اور دوسری دفعہ اشاعت کی ذمہ داری مکتبہ حمادیہ کی طرف سے خود قبول فرمائی اب اضافہ شدہ ایڈیشن آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مولانا موصوف کو اور دوسرے معاونین کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ اس رسالہ کو قبول فرمائے اور امت کے لئے نافع بنائے۔ میرے والدین اور اساتذہ کرام کے لئے صدقہ جاریہ بنائے۔ آمین

بندہ احسان اللہ شائق عفا اللہ عنہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ○

نحمده ونصلی علیٰ رسوله الکریم امابعد

اللہ پاک نے انسان کو بہت مختصر سے وقت کے لئے دنیا میں بھیجا ہے اس کا اصل ٹھکانہ عالم آخرت ہے وہاں پر ہمیشہ ہمیشہ رہنا ہے وہاں کبھی موت واقع نہ ہوگی۔ جس نے دنیا میں رہتے ہوئے آخرت کے لئے تیاری کرلی اپنے اعمال، اخلاق وکردار کو درست کرلیا، حلال وحرام کو پہچان کر حلال کو اختیار کیا۔ حرام سے پرہیز کیا، اللہ تعالیٰ نے جن کاموں سے منع فرمایا ان سے کنارہ کش رہا وہی انسان کامیاب ہے اس کی اخروی زندگی اچھی ہوگی، وہ آخرت میں خوش وخرم ہوگا۔ نازونعمت کی زندگی بسر کرے گا۔ اس کے برخلاف جس نے دنیا ہی کو مقصد حیات بنالیا اسی کے لئے کوشش کرتا رہا، حلال وحرام میں امتیاز نہیں کیا اور

اپنے اوقات کو کھیل کود، لہوولعب میں اور فضول و بے کار کاموں میں ضائع کردیا اس کی آخرت کی زندگی بہت ہی بری ہوگی، آخرت میں اس پر اللہ تعالیٰ کا غضب نازل ہوگا۔ وہ عذاب کی چکی میں پسے گا، تکلیف میں مبتلا ہوگا۔

جولوگ گانا بجانے اس کے سننے سنانے میں مشغول رہتے ہیں، ان کو سوچنا چاہئے کہ وہ اپنی زندگی کو کس قدر برباد کررہے ہیں وہ قیامت کے دن اللہ رب العزت کو کیا جواب دیں گے ان کی آخرت کی زندگی کتنی بری ہوگی؟ گانا بجانا تو باتفاق امت حرام ہے قرآن وحدیث میں اس پر سخت وعیدیں وارد ہوئی ہیں۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِىْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّيَتَّخِذَهَا هُزُوًا ط اُولٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ

''ایک وہ لوگ ہیں کہ خریدار ہیں کھیل کی باتوں کے تاکہ اللہ کی راہ سے بے سمجھے بوجھے گمراہ کرے اور اس کی ہنسی اڑادے ایسے لوگوں کے لئے ذلت کا عذاب ہے۔''

(معارف القرآن)

اس کی تفسیر میں حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ لکھتے ہیں کہ امام قرطبی نے نقل فرمایا کہ عبداللہ بن عباسؓ اور عبداللہ بن مسعودؓ، عبداللہ بن عمرؓ اور

جابر بن عبداللہؓ وغیرہ سے یہی منقول ہے کہ یہ آیت گانے بجانے اور لغو کہانیوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ (قرطبی ص ۵۱ ج ۱۴)

تفسیر ابن کثیر میں ہے کہ عکرمہ، سعید بن جبیرؒ، مجاہدؒ، مکحولؒ، عمرو بن شعیبؒ، علی بن ہذیمہؒ اور حسن بصریؒ (علماء تابعین) سے بھی یہی منقول ہے کہ یہ آیت غناد مزامیر کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ (تفسیر ابن کثیر ص ۴۴۲ ج ۳)

اور جو گانا تحریک اصوات اور تحسین نغمات کے ساتھ برعایت قواعد موسیقی ہو وہ بالاتفاق حرام ہے۔ غرض یہ کہ اس آیت میں لہو الحدیث سے قصے کہانیاں اور گانے بجانے کا سامان مراد ہے۔ جیسے باجا، بانسری، موسیقی ستار، سارنگی، خرافات و مضحکہ خیز باتیں ناول وافسانہ جات اور گانے بجانے والی لڑکیاں، یہ سب چیزیں لہوالحدیث کے عموم میں داخل ہیں اور یہ سب چیزیں باجماع صحابہ وتابعین وباتفاق آئمہ مجتہدین حرام ہیں جن کے حرام ہونے میں ذرہ بھر شبہ نہیں اور گانا بجانا تو تمام ادیان وملل میں حرام رہا ہے۔ یہ نفسانی وشہوانی چیزیں کسی دین میں کبھی بھی جائز نہیں ہوئیں۔ اور غناو دمزامیر کی حرمت میں بے شمار احادیث آئی ہیں۔ جن کو علامہ ابن حجر مکیؒ نے ''کتاب الزواجر'' میں ذکر کیا ہے اور جاننا چاہئے اس قسم کے ہفوات وخرافات سے

بھرے ہوئے ناولوں اور افسانوں کا پڑھنا بلاشبہ حرام ہے اور جب کہ اس سے مقصود حق کی طرف کان لگانے اور قرآن سننے سے روکنا ہو تو بلاشبہ کفر ہے۔ دشمنان اسلام کا طریقہ یہی ہے کہ حق بات کو توجہ کے ساتھ سننے سے باز رکھنے کے لئے کوئی نہ کوئی مشغلہ نکال کھڑا کرتے ہیں۔ اور حق کا مذاق اڑاتے ہیں اور جن کو حق بات سنانے کی کوشش کی جاتی ہے تو ناک بھوں چڑھاتے ہیں گویا کہ انہوں نے کچھ سنا ہی نہیں اور مغرورانہ گردن ہلاتے ہوئے چلتے ہوجاتے ہیں۔ ان آیتوں میں اللہ پاک نے اس قسم کے لوگوں کا حال بیان کیا اور وعید وعذاب کی بشارت دی۔ (معارف القرآن ص ۴۲۳ ج ۵۱)

اور ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ بِصَوْتِکَ الایة (۱۷۔۶۴)

''اور پھسلائے ان میں سے جس کو تو پھسلا سکے۔''

امام ابن کثیرؒ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ اس آیت میں شیطانی آواز سے گانا بجانا مراد ہے امام مجاہدؒ فرماتے ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ (اے ابلیس!) تو انہیں کھیل تماشوں اور گانے بجانے کے ساتھ مغلوب کر۔ اور حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں اس آیت میں ہر وہ آواز مراد ہے جو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی طرف دعوت دے۔ یہی قول حضرت قتادہؒ کا ہے اسی کو مفسر قرآن

ابن جریرؒ نے اختیار فرمایا ہے۔ (تفسیر ابن کثیر صفحہ ۵۰ ج ۳)

اور ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَالَّذِیْنَ لَایَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا (۲۵۔۷۲)

''اور وہ بیہودہ باتوں میں شامل نہیں ہوتے اور اگر بیہودہ مشغلوں کے پاس ہوکر گزریں تو سنجیدگی کے ساتھ گزر جاتے ہیں۔''

امام ابوحنیفہؒ فرماتے ہیں زور کے معنی گانا بجانا (احکام القرآن) اور حضرت محمد بن حنیفہؒ فرماتے ہیں کہ وہ بیہودہ باتوں اور گانے بجانے کی مجلس میں شامل نہیں ہوتے (معالم التنزیل صفحہ ۲۵۱ ج ۴)

ابن جریرؒ مختلف اقوال کو جمع کرکے فرماتے ہیں سب سے صحیح قول یہ ہے کہ یوں کہا جائے: وہ (رحمٰن کے بندے) کسی قسم کے باطل میں شریک نہیں ہوتے۔ نہ شرک میں اور نہ گانے بجانے میں اور نہ جھوٹ میں اور اس کے علاوہ بھی کسی ایسے عمل میں جس پر زور کا اطلاق ہو۔ شریک نہیں ہوتے۔

گانا بجانے کی حرمت پر احادیث مبارکہ

(۱) عن ابن عباسؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ حرم

الخمر والميسر والكوبة وكل مسكر حرام (رواه احمد وابی داؤد)
حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے شراب، جوئے، طبلہ اور سارنگی کو حرام کیا اور فرمایا ہر نشہ لانے والی چیز حرام ہے۔ (مسند احمد)

(۲) عن ابی ھریرةؓ اَن النبی صلی اللہ علیه وسلم قال: استماع الملاھی معصیة والجلوس علیھا فسق والتلذذبھا کفر. (قال فی الدرالمختار وغیره ای بالنغمة) (کذافی نیل الاوطار)
حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ گانا سننا گناہ ہے اور اس کے پاس بیٹھنا فسق ہے اور اس سے لذت حاصل کرنا کفر ہے پھر آگے درمختار وغیرہ کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ گانا سے تلذذ مراد ہے اور اس کے نغمہ سے لذت حاصل کرنا ہے۔

(۳) وعن علیؓ ان النبی صلی اللہ علیه وسلم قال: بعثتُ بکسر المزامیر
حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ جناب کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

ارشاد فرمایا کہ میں تو مزامیر (یعنی گانا بجانے کے آلات) کو توڑنے کے لئے بھیجا گیا ہوں

(۴) وعن علیؓ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن ضرب الدف والطبل والصوت الزمارة (کذافی نیل الاوطار)

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ڈھول اور طبلہ بجانے اور بانسری کی آواز سننے سے۔ یعنی موجودہ زمانے کی موسیقی اسی میں داخل ہے۔

گانا دل میں نفاق پیدا کرتا ہے

(۵) وعن ابن مسعودؓ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: الغناء ینبت النفاق فی القلب کما ینبت الماء البقل

(رواہ البیہقی وابن الدنیا وابی داؤد)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ جناب کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ گانا نفاق کو یوں اگاتا ہے جس طرح پانی کھیتی کو اگاتا ہے۔

گانا بجانے اور سننے پر سخت وعیدیں

(۶) وعن ابی مالک الاشعریؓ قال قال: رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لیشربن ناس من امتی الخمر یسمونھا بغیر اسمھا یعزف علی رؤسھم بالمعازف والمغنیات یخسف اللّٰہ بھم الارض ویجعل اللّٰہ منھم القردۃ والخنازیر۔

(رواہ ابی داؤد ابن ماجہ ابن حبان)

حضرت ابومالک اشعریؓ سے روایت کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میری امت کے کچھ لوگ شراب کو اس کا نام بدل کر پئیں گے اور ان کے سامنے معازف ومزامیر کے ساتھ عورتوں کا گانا ہوگا، اللہ تعالیٰ ان کو زمین کے اندر دھنسادے گا اور بعض کی صورتیں مسخ کر کے بندر اور سور بنادے گا۔ (ابن ماجہ ابی داؤد)

(۷) وعن ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال: یمسخ قوم من امتی فی آخر الزمان قردۃ والخنازیر قالو یا رسول اللّٰہ المسلمون ھُمْ؟ (قال نعم یشھدون ان لا الہ الا اللّٰہ وانی رسول اللّٰہ ویصومون. قالو فما بالھم یا رسول اللّٰہ؟ قال

انتخذوا لمعازف والقينات والدفوف وشربوا هٰذه الا شربة فباتواعلی شرابهم ولهوهم فاصبحوا وقد مسخوا.

(رواه مسدد وابن حبان)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ آخری زمانہ میں میری امت کے کچھ لوگوں کی صورتیں مسخ کر کے بندر اور سور بنادیا جائے گا۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا وہ مسلمان ہی ہوں گے؟ تو ارشاد فرمایا کہ ہاں وہ اس بات کی گواہی دینے والے ہوں گے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔ (یعنی مسلمان ہوں گے) اور روزہ بھی رکھتے ہوں گے، صحابہ کرام نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر ان کا قصور کیا ہوگا؟ تو ارشاد فرمایا کہ وہ گانے بجانے کے آلات اور گانے بجانے والی عورتوں ڈھول بجانے میں مشغول ہوں گے۔ اور شراب پیا کریں گے۔ وہ رات اسی طرح شراب پینے اور دوسرے کھیل کود میں گذاردیں گے جب صبح کو اٹھیں گے تو ان کے چہرے مسخ ہوچکے ہوں گے۔

گانا بجانے والے کی نماز قبول نہیں ہوگی

(۸) وعن ابن مسعودؓ ان النبی صلی اللہ علیه وسلم سمع رجلاً یتغنی من اللیل فقال لاصلوة له لاصلاة له'. (نیل الاوطار)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کے وقت ایک شخص کو گانا گاتے ہوئے سنا تو دومرتبہ ارشاد فرمایا کہ اس کی نماز قبول نہیں، اس کی نماز قبول نہیں۔

گانا سننے والوں کے کانوں میں سیسہ ڈالا جائے گا

(۹) عن انسؓ ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قال: من قعد الیٰ قنیة یستمع منها صب اللہ فی اذنیه الآنک یوم القیامة (رواہ ابن صصری فی امالیہ وابن عسکری فی تاریخہ)

حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص گانے والی عورت کے پاس گانا سننے کی غرض سے بیٹھتا ہے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کے کانوں میں سیسہ پگھلا کر ڈالے گا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا گانے کی آواز سن کر کانوں میں انگلی ڈال لینا

(۱۰) وعن نافع ان ابن عمر رضی اللہ عنهما سمع صوت زمارة راع فوضع اصبعيه فی اذنيه وعدل راحلته عن الطريق وهو يقول يا نافع يا نافع آتسمع؟ فاقول لی نعم فمضی حتی قلت لا فرفع يده وعدل راحلته الی الطريق وقال رئت رسول الله صلی اللہ عليه وسلم سمع زمارة راع فصنع مثل هذا

(رواه احمد، ابی داؤد، ابن ماجه)

حضرت نافعؒ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے ایک چرواہا سے بانسری (یعنی موسیقی) کی آواز سنی تو فوراً اپنے دونوں کانوں کے اندر انگلی ڈال لی اور سواری راستہ سے ایک طرف ڈال دی اور مجھ سے پوچھتے جاتے اے نافع گانے کی آواز سنائی دے رہی ہے؟ میں ہاں کہتا تو وہ اور چلتے جاتے یہاں تک کہ میں نے کہا اب آواز سنائی نہیں دے رہی ہے۔ تب انہوں نے کان سے انگلیاں نکال لیں۔ اور سواری کو دوبارہ راستہ پر ڈال دیا۔ اور پھر فرمایا کہ میں نے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ انہوں نے

ایک چرواہے سے بانسری کی آواز سنی تو اسی طرح کیا جو میں نے کیا (یعنی کانوں میں انگلی ڈال لی)

گانا گانے کی اجرت حرام ہے

(۱۱) عن عمرؓ مرفوعاً ثمن القنیة سحت وغنائها حرام (نیل بحوالہ طبرانی)

حضرت عمرؓ مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ گانے والی عورت کی اجرت حرام ہے اور اس کا گانا بھی حرام ہے (یعنی اداکار یا اداکارہ ان کی کمائی حرام ہے)

موجودہ زمانہ کے قوالی کی اجرت کا بھی یہی حکم ہے۔

(۱۲) وعن علیؓ قال نهی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن المغنیات والنواحات وعن شرائهن وبیعهن والتجارة فیهن قال وکسبهن (الترمذی، ابی داؤد، نسائی، وابن ماجہ)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ جناب کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا گانے اور نوحہ کرنے والی عورتوں سے (یعنی ان کے پاس بیٹھنے سے) اور ان کی خرید وفروخت کرنے سے اور ان کی تجارت کرنے سے اور فرمایا ان کی کمائی حرام ہے (ترمذی)

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس جگہ پر گانے بج رہے ہوں وہاں بیٹھنا جائز نہیں، چاہے کسی کا گھر ہو یا کوئی شادی بیاہ کی تقریب اسی طرح گانے بجانے کے آلات، ٹی وی، وی سی آر وغیرہ خریدنا بیچنا یا ان کی تجارت کرنا بھی جائز نہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا گانا گانے کو پیشہ بنانے کی اجازت سے انکار

(۱۳) وعن صفوان ابن امية أن عمرو بن قرة قال: كتبت على الشقوة فلا أرى ارزق الا من دن فأذن لى فى الغناء من غير فاحشة فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم لا أذن لك فلا كرامة ولا نعمة عين كذبت أى عدو الله. لقد رزقك الله حلا لا طيبا واخترت ماحرم الله عليك من رزقه مكان ما احل الله لك من حلاله. (رواه البيهقى والطبرانى والديلمى فى حديث طويل. وفيه واعلم ان عون الله مع صالحى التجار)

صفوان بن امیہ روایت کرتے ہیں کہ عمرو بن قرہ نے جناب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر کہا کہ مجھ پر بدبختی لکھ دی گئی ہے کہ مجھے شراب فروشی کے علاوہ کسی اور طریقہ سے روزی نہیں مل

سکتی۔ لہذا مجھے ایسے گانا گانے کی بھی اجازت دے دیں جس میں فحش باتیں شامل نہ ہوں (یعنی تاکہ میں اس کو بھی ذریعہ معاش بناؤں) تو جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے ارشاد فرمایا میں تجھے ہرگز اس کی اجازت نہیں دے سکتا۔ نہ تجھے کبھی اس کام میں عزت نصیب ہو نہ تیری آنکھوں کو ٹھنڈک حاصل ہو۔ اے اللہ کے دشمن تو جھوٹ بولتا ہے، اللہ تعالیٰ نے تجھے پاکیزہ حلال روزی عطا فرمائی ہے۔ تو نے اللہ تعالیٰ کی حلال روزی کو چھوڑ کر حرام روزی کو اختیار کیا ہے۔ دوسرے کتب میں اتنا اضافہ اور ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مدد نیک اور صالح تاجروں کے ساتھ ہے (یعنی حلال ذریعہ معاش اختیار کرنے والوں کے ساتھ)

گانا وموسیقی کو مٹانا بعثت نبوی کے مقاصد میں شامل ہے

(۱۴) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ان اللہ عزوجل بعثنی هدی ورحمة للمؤمنين وامرنی بمحق المزامير والاوتار والصليب وامر الجاهلية (احمد وابوداؤد الطیاشی)

جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے

مؤمنین کے لئے ہدایت ورحمت بنا کر مبعوث فرمایا ہے اور باجے، شرکیہ تعویذ گنڈے، صلیب اور زمانہ جاہلیت کے غلط کاموں کے مٹانے کا حکم فرمایا ہے۔

دو ملعون آوازیں

(۱۵) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صوتان ملعونان فی الدنیا والاخرة مزمار عند نغمة و نوحة عند مصیبة (البز ار بیہقی)

جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دو آوازیں دنیا وآخرت میں ملعون ہیں ایک گانے کے ساتھ راگ باجوں کی آواز دوسری مصیبت کے وقت چیخنے کی آواز۔

گانے سے پرہیز کرنے والوں کے لئے بشارت

(۱۶) وعن ابن عباسؓ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: اذ کان یوم القیامة قال اللہ عزوجل: این الذین ینزھون اسما عھم وابصارھم عن مزامیر الشیطان؟ میزوھم فییمزوھم فی کتب المسک والعنبر ثم یقول لملائکته اسمعوھم من تسبیحی وتمجیدی فیسمعون باصوات لم یسمع السامعون مثلھا (اخرجه الدیلمی)

حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ خود اعلان فرمائیں گے، کہاں ہیں وہ لوگ جو اپنے کانوں اور آنکھوں کو مزامیر شیطان (یعنی گانا گانے والی عورتوں اور ڈھول باجے) سے بچا کر رکھتے تھے فرشتوں کو حکم ہوگا ان کو مجمع سے ممتاز کرو۔ فرشتے ان کو مجمع سے الگ کرکے مشک وعنبر کی وادیوں میں بٹھائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں کو حکم دیں گے کہ ان کو میری تسبیح وتمجید سناؤ۔ فرشتے ایسی خوبصورت لحن کے ساتھ رب العزت کی تسبیح وتمجید سنائیں گے کہ سننے والوں نے ایسی آواز کبھی نہیں سنی ہوگی۔ (ویلمی)

موسیقی کے بارے میں اشکال وجواب

موسیقی کے بارے میں بعض لوگوں کو اشکال ہوتا ہے کہ بعض احادیث سے اس کا جائز ہونا معلوم ہوتا ہے کیونکہ شادی کے موقع پر دف بجانا حدیث سے ثابت ہے اور موسیقی بھی دف ہی ہے لہٰذا یہ بھی جائز ہونا چاہیے۔

اس اشکال کا جواب یہ ہے کہ احادیث میں جس دف کا ذکر ہے وہ صرف نکاح کے موقع پر کچھ دیر کے لئے بجایا جاتا تھا شادی کے علاوہ

بلاضرورت دف بجانے والوں کو سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ دروں سے سزا دیتے تھے۔

ان الفاروقؓ اذا سمع صوت الدف بعث ینظر فان کان فی الولیمة سکت وان کان فی غیره عَمده بالدرة

(فتح القدیر صفحہ ۳۶ ج ۶ البحر الرائق صفحہ ۸۸ ج ۷)

پھر شادی کے موقع پر بھی دف پیٹنے والی عموماً چھوٹی بچیاں ہوتی تھی، مردوں کا دف پیٹنا کہیں ثابت نہیں۔ پھر یہ دف بھی اہل عرب کی عادت کے مطابق بالکل سادگی سے پیٹا جاتا تھا۔ نہ اس میں جھانجھ ہوتی تھی نہ رقص وسرود یا طرب ومستی کا کوئی اورنشان فی زمانہ ایسے دف کا وجود کہیں نظر نہیں آتا۔

معہٰذا مذکورہ بالا شرائط کی رعایت سے دف پیٹنے کی گنجائش بھی حضرت امام شافعیؒ کے ہاں ہے۔ احناف میں سے اکثر فقہا رحمھم اللہ اسے بھی ناجائز قرار دیتے ہیں۔

قال التورپشتیؒ انه حرام علی قول اکثر المشایخ وما وردمن ضرب الدف فی العرس کنایة عن

الاعلان (امداد الفتاویٰ صفحہ ٢٨٣ ج ٢)

یعنی امام تورپشتیؒ فرماتے ہیں کہ دف اکثر مشائخ کے قول کے مطابق حرام ہے اور شادی کے موقع پر جو دف بجانا ثابت ہے اس سے اعلان وتشہیر مراد ہے۔ لہٰذا اس سے موسیقی کے جواز پر استدلال کرنا عقل وانصاف سے بعید بات ہے۔ اعاذنا اللہ منہ۔

رہ کے دنیا میں بشر کو نہیں زیبا غفلت
موت کا دھیان بھی لازم ہے کہ ہر آن رہے

گانا بجانے سے متعلق مسائل

سوال: سینما دیکھنا کیسا ہے؟

جواب: سینما میں ناچ گانے اور مختلف قسم کے مخرب اخلاق اور جنسی تعلقات کو ابھارنے والے ڈرامے دکھائے جاتے ہیں جو شرعاً حرام ہیں۔ لہٰذا سینما دیکھنا بھی جائز نہیں۔ دیکھنے والے اور دکھانے والے دونوں سخت گناہ گار ہوں گے۔

سوال: سینما ہال میں ملازمت کرنا مثلاً ٹکٹ بیچنے یا اس قسم کے دوسرے کام انجام دینے کے لئے شرعاً اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: سینما گھر میں ملازمت کرنا جائز نہیں اس سے ملنے والی تنخواہ بھی حرام ہے۔

سوال: سینما کے مالکان یا ملازمین کے ہاں دعوت کھانا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: اگر ان لوگوں کے پاس سینما کی آمدنی کے علاوہ کوئی جائز آمدنی نہ ہو تو ان کے ہاں دعوت کھانا یا ان کا ہدیہ قبول کرنا جائز نہیں۔

ویڈیو کیسٹ کی تجارت

سوال: ویڈیو کیسٹ کی تجارت کرنا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

جواب: ویڈیو کیسٹ ہوں یا گانوں کی عام کیسٹ ہوں ان کی تجارت کرنا خرید وفروخت کرنا جائز نہیں۔

سوال: گانوں کی تجارت سے حاصل ہونے والی آمدنی کا کیا حکم ہے؟

جواب: یہ آمدنی حرام ہے اس کا استعمال کرنا جائز نہیں بلکہ بغیر نیت ثواب کے اس کا صدقہ کردینا واجب ہے۔

سوال: اداکار یا اداکارہ کی کمائی کا کیا حکم ہے؟

جواب: ان کی کمائی حرام ہے اس کا استعمال جائز نہیں۔

سوال: ویڈیو فلم بنانے کا پیشہ اختیار کرنا کیسا ہے؟

جواب: جائز نہیں ہے اس سے کمائی ہوئی رقم حرام ہے۔

گاڑی میں گانا بجانا

سوال: گاڑی میں گانا بجے تو کیا کرنا چاہئے؟

جواب: اگر ممکن ہوتو ڈرائیور کو سمجھا دیا جائے مان جائے تو ٹھیک ہے ورنہ اس طرف توجہ نہ دی جائے بلکہ ذکر واذکار، توبہ و استغفار میں

مشغول رہے۔

سوال: ڈرائیور کے لئے گانا بجانے کا کیا حکم ہے جب کہ اس کو یہ عذر ہوتا ہے کہ اس کے بغیر نیند آتی ہے۔ دوسرا یہ کہ مسافروں کی خواہش ہوتی ہے کہ گانا بجنا چاہئے تاکہ سفر اچھا گذر جائے۔

جواب: گانا بجانا کسی کے لئے بھی جائز نہیں ڈرائیور ہو یا پائیلٹ یا درزی وغیرہ۔ جہاں تک نیند آنے کا تعلق ہے اس کے لئے کسی بزرگ کے وعظ کی یا علماء حق کی تقریر، نعت وغیرہ کی کیسٹ سنی جاسکتی ہے۔ باقی رہا مسافروں کی خواہش تو کسی مخلوق کو راضی کرنے کے لئے خالق کی ناراضگی مول لینا ایک مسلمان کے لئے بہت ہی گھاٹے کا سودا ہے۔

ٹی وی، وی سی آر

سوال: ٹی وی، وی سی آر کی خرید وفروخت کرنا کیسا ہے؟

جواب: جائز نہیں ہے۔ یہ حرام تجارت کے اندر داخل ہے اس لئے اس کی خرید وفروخت سے بچنا لازم ہے۔

سوال: انٹینا یا ڈش انٹینا کی خرید وفروخت کا کیا حکم ہے؟

جواب: حرام ہے۔ اس سے حاصل ہونے والی آمدنی بھی حرام ہے۔

سوال: ٹی وی، وی سی آر کے پروگرام دیکھنا کیسا ہے؟

جواب: جائز نہیں۔

ٹی وی میں اسلامی نشریات سننا بھی حرام ہے

سوال: ٹیلویژن پر کسی عالم کی تقریر سننا یا کرکٹ دیکھنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: ٹی وی دیکھنا بہرحال وجوہ ذیل کی بنا پر حرام ہے:

(۱) اس میں عموماً اصل کی بجائے فلم آتی ہے۔ جو تصویر ہونے کی وجہ سے حرام ہے اور جس مجلس میں تصویر ہو وہاں جانا بھی حرام ہے، حدیث میں تصویر والوں پر لعنتِ وارد ہوئی ہے جہاں تصویر ہوتی ہے وہاں رحمت کے فرشتے نہیں آتے۔

(۲) الاؤنسر عورت ہوتی ہے اور عورت کا عکس دیکھنا بھی حرام ہے۔ خواہ تصویر ہو یا براہ راست عکس دونوں کا ایک ہی حکم ہے۔

(۳) الاؤنسر کے علاوہ بھی ٹی وی پر بہت سی عورتیں آتی ہیں جنہیں مرد دیکھتے ہیں اور ٹی وی پر آنے والے مردوں کو عورتیں دیکھتی ہیں غیر محرم مرد وعورت کا ایک دوسرے کو بلاضرورت شدیدہ دیکھنا حرام ہے۔

(۴) کشتی اور تیراکی اور اس طرح کھیل وغیرہ کے مناظر میں ستر کھلتے ہیں

کسی کے سامنے ستر کھولنا اور کسی کا ستر دیکھنا حرام ہے۔

(۵) موسیقی اور دوسرے فواحش و بے حیائی پر مشتمل نشریات ہوتی ہیں جنہیں سننا اور دیکھنا دونوں حرام ہے۔

(٦) ٹی وی کے مفاسد مذکورہ کی وجہ سے معاشرہ میں بے حیائی، فحاشی، بدمعاشی، زنا اور ہر قسم کی بدکاری کا طوفان بپا ہوگیا ہے۔ حتیٰ کے سگے بھائی بہن اور باپ بیٹی کی آپس میں بدکاری کے واقعات پیش آرہے ہیں۔

(۷) ٹی وی جیسے آلہ لہوولعب، بے دینی، فواحش ومنکرات کے مرکز پر دینی پروگرام دکھائے جاتے ہیں اور انہیں اشاعت اسلام کا نام دیا جاتا ہے۔ یہ دین کی سخت بے حرمتی ہے اور مسلمان کے لئے ناقابل برداشت توہین ہے۔

(۸) کوئی کتنا ہی اہتمام کرے کہ صرف جائز اشیاء ہی دیکھے گا تو بھی احتراز ناممکن ہے۔

(۹) کوئی دیندار شخص محرمات سے بچ کر ٹی وی دیکھنے کی کوشش کرے تو عوام اس سے ٹی وی کی مطلقاً اباحت پر استدلال کریں گے۔

اس کے علاوہ بھی بہت سی قباحتیں ہیں جن کی بناء پر ٹی وی دیکھنا مطلقاً حرام ہے کوئی دینی پروگرام دیکھنا سننا بھی جائز نہیں ہے۔

ٹی وی میں حج کے پروگرام اسی طرح رمضان میں حرم شریف کی تراویح دیکھنا

سوال: آج کل ٹی وی میں حج کے پروگرام اس طرح رمضان المبارک میں تراویح کے پروگرام دکھائے جاتے ہیں شرعاً ان پروگراموں کو دیکھنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: ٹی وی کے پروگرام دیکھنا شرعاً ناجائز ہونے کی وجوہات میں سے ایک اہم وجہ تصویر ہیں کہ تصاویر کو دیکھنا شرعاً جائز نہیں خصوصاً مردوں کے لئے عورتوں کی تصاویر دیکھنا حجاج کرام میں مرد وعورت دونوں ہوتے ہیں دیکھنے والوں میں بھی دونوں ہوتے ہیں تو ایک دوسرے کے تصاویر دیکھیں گے جو شرعی نقطہ نگاہ سے بہت ہی قبیح فعل ہے۔ اس کے ساتھ ان پروگراموں کو دیکھنا ناجائز ہونے کی ایک وجہ یہ ہے کہ اس سے دوسرے لوگ ٹی وی

کے جواز پر استدلال کریں گے۔ جو ایک بڑے فتنہ کا سبب ہوگا۔ لٰہذا اس سے اجتناب کرنا واجب ہے۔

سوال: اعزاء واقرباء میں سے کسی کے گھر جائیں اور وہاں ٹی وی چل رہا ہو تو کیا کرنا چاہیئے؟

جواب: ان کو سمجھا دیا جائے کہ ٹی وی گھر سے نکال دے یا کم از کم جتنی دیر آپ وہاں بیٹھے ہوں اتنی دیر کے لئے بند رکھے۔

ٹی وی والے ہوٹل میں کھانا کھانے کا حکم

سوال: جس ہوٹل میں ٹی وی چل رہا ہو اس میں چائے پینے یا کھانا کھانے کا کیا حکم ہے؟

جواب: کوشش یہ کی جائے کہ کوئی ایسا ہوٹل ملے جس میں ٹی وی نہ ہو، دوسرا ہوٹل نہ ملنے کی صورت میں ہوٹل والے کو سمجھا دیا جائے اگر مان لے تو ٹھیک ہے ورنہ بصورت مجبوری اس کی طرف دیکھے بغیر اپنی ضرورت پوری کر کے جلدی سے نکل جائے۔

سوال: ہوٹل کے مالکان کا خیال ہے کہ اگر ٹی وی نہ ہوگا تو گاہک نہیں آئیں گے اس مجبوری سے ٹی وی رکھنا پڑتا ہے۔ تو کیا اس عذر سے ٹی وی

رکھنا جائز ہے۔

جـــواب: ہرگز جائز نہیں۔ یہ شیطانی وسوسہ ہے حقیقت میں رزق کا مالک تو اللہ تعالیٰ ہے اسی پر توکل وبھروسہ کرنا چاہئے۔

سوال: ٹی وی، وی سی آر وغیرہ آلات غنا کی مرمت کرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: جائز نہیں۔ اس کی اجرت بھی حلال نہیں۔

ســـــوال: بعض بچے شریر ہوتے ہیں اگر گھر میں ٹی وی نہ ہو تو دوسروں کے ہاں جا کر ٹی وی دیکھتے ہیں۔ ماں باپ کے لئے سنبھالنا مشکل ہوتا ہے اس عذر سے گھر میں ٹی وی رکھنا جائز ہوگا یا نہیں۔

جـــــواب: ہرگز نہیں یہ تو شیطان کا پڑھایا ہوا سبق ہے۔ بچوں کی تربیت کی طرف توجہ دی جائے۔ دوسری بات یہ کہ دوسروں کے ہاں جا کر کبھی کبھی دیکھیں گے جب گھر میں ٹی وی ہوگا تو ہر وقت اسی میں مشغول رہیں گے تو ان میں سینکڑوں خرابیاں اور جنم لیں گی۔

ســوال: بعض لوگ کہتے ہیں کہ ملکی حالات سے واقف ہونے کے لئے خبریں سننے کی ضرورت سے ٹی وی رکھتے ہیں تو کیا اس مقصد سے ٹی وی رکھنا جائز ہے؟

جواب: ہرگز جائز نہیں کیونکہ ٹی وی میں خبر بتانے والے کی تصویر بھی آتی ہے تصویر دیکھنا جائز نہیں۔ یہ خبریں ریڈیو کے ذریعہ بھی سنی جاسکتی ہیں۔

ریڈیو میں خبروں سے پہلے ساز سننا

سوال: ٹی وی میں خبریں سننا تو جائز نہیں لیکن ریڈیو میں خبروں سے پہلے ساز بجتا ہے اس کا سننا شرعاً کیسا ہے؟ وہ ہوتا بھی بہت مختصر ہے۔

جواب: زہر چاہے تھوڑا ہو یا زیادہ بہرحال نقصان دہ ہے۔ ساز اور موسیقی کا سننا شرعاً مطلقاً حرام ہے کم ہو یا زیادہ جس وقت ساز بج رہا ہو تو ریڈیو بند کرنا ضروری ہے۔

شادی بیاہ کی تقریب میں گانا بجانا

سوال: شادی کی تقریب میں اگر گانا بج رہا ہو تو اس میں شرکت کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: اس میں کچھ تفصیل ہے کہ اگر مقام دعوت پر پہنچے سے قبل معلوم ہو گیا کہ وہاں گانا بجانا یا کوئی اور گناہ ہوگا تو اس دعوت میں جانا جائز نہیں اور اگر مجلس میں پہنچنے کے بعد علم ہوا تو وہاں بیٹھنا جائز نہیں، اٹھ کر چلے جانا فرض ہے۔ خواہ یہ شخص عامی ہو یا عالم، مذکورہ دونوں صورتوں

میں سب کے لئے یہی حکم ہے۔ البتہ اگر مجلس دعوت میں گناہ نہیں ہورہا بلکہ دوسری مجلس میں ہے تو عامی کو بیٹھنا جائز عالم اور مقتدی کے لئے اس صورت میں بیٹھنا جائز نہیں ہے بلکہ وہاں سے نکل کر جانا فرض ہے۔

خوش آوازی کے ساتھ بغیر مزامیر کے مفید اشعار کا پڑھنا ممنوع نہیں

سوال: بغیر مزامیر کے خوش آوازی کے ساتھ مفید اشعار پڑھنے کا کیا حکم ہے۔

جواب: اگر محض خوش آوازی کے ساتھ کچھ اشعار پڑھے جائیں اور پڑھنے والی عورت یا امرد (یعنی بے ریش بچے) نہ ہوں اور اشعار کے مضامین بھی فحش یا کسی دوسرے گناہ پر مشتمل نہ ہوں تو ایسے اشعار پڑھنا ان کو سننا جائز ہے۔ بعض صوفیاء کرام سے جو سماع غنا منقول ہے وہ اسی قسم کے جائز غناء پر محمول ہے کیوں کہ یقینی ہے ان سے ایسے گناہ کے ارتکاب کا گمان نہیں کیا جاسکتا محققین صوفیاء کرام نے خود اس کی تصریح فرمائی ہے۔

فحش لٹریچر ناول یا فحش اشعار اور اہل باطل کی کتابوں کا مطالعہ کرنے کا حکم

سوال: فحش ناول اور اہل باطل کی کتابیں دیکھنا اسی طرح فحش اشعار وغیرہ سننے کا کیا حکم ہے؟

جواب فحش تصاویر والے لٹیریچر اسی طرح ناولیں۔ جرائم پیشہ لوگوں کے حالات پر مشتمل قصے یا فحش اشعار وغیرہ سننا سب کام لہوحرام میں داخل ہیں اس لئے ناجائز اور حرام ہے۔ اسی طرح گمراہ اہل باطل کے خیالات کا مطالعہ کرنا بھی عوام کے لئے گمراہی کا سبب ہونے کی وجہ سے ناجائز ہے البتہ راسخ العلم علماء ان کے جواب کے لئے دیکھیں تو کوئی مضائقہ نہیں۔ (ملخص از معارف القرآن صفحہ ۲۳ ج ۷)

مسجد میں گھنٹہ والی گھڑی رکھنا

سوال: ایک گھنٹے والی گھڑی ہے۔ اس گھڑی میں ہر پندرہ منٹ کے بعد ایک دو سیکنڈ تک ٹن ٹن بجتا ہے تو ایسی آواز والی گھڑی مسجد میں وقت معلوم کرنے کے لئے لگا سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: گھڑی جس میں پندرہ منٹ کے بعد ٹن ٹن کی آواز ہوتی ہے اس سے ان لوگوں کو جو دور ہوتے ہیں یا جن کی نگاہ کمزور ہوتی ہے وقت معلوم کرنے میں سہولت رہتی ہے اس بناء پر علماء نے ایسی آواز والی گھڑی رکھنے کی اجازت دی ہے۔

حضرت تھانویؒ امداد الفتاویٰ میں اس کے جواز پر دلیل پیش کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

یہ جرس ممنوع سے مستثنیٰ ہے جیسا کہ عالمگیریہ میں بعض فروع اس قسم کی لکھی گئی ہیں۔ اور حدیث میں تصفیق کی اجازت عین صلوٰۃ میں مصلحت صلوٰۃ کے لئے دنیا دلیل بین ہے۔ (امداد الفتاویٰ صفحہ ۴۴۳ ج ۳)

قوالی سننے کا حکم

سوال: مروجہ قوالی کا شرعاً کیا حکم ہے بہت سے مسلمانوں کا خیال ہے کہ یہ ثواب کا کام ہے اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔ کیونکہ بعض بزرگوں سے قوالی سننا ثابت ہے کیا قوالی سننا واقعی ثواب کا کام ہے؟

جواب: مروجہ قوالی بہت سے خلاف شرع امور (مثلاً ساز، باجے وغیرہ) پر مشتمل ہونے کی وجہ سے شریعت کی رو سے حرام ہے۔ اس کو سننا سنانا

دونوں بہت بڑا گناہ ہے اس سے پرہیز کرنا لازم اور ضروری ہے۔

باقی بعض صوفیہ سے جو منقول ہے کہ وہ قوالی سنا کرتے تھے اولاً مسائل شرعیہ میں کسی صوفی کے قول وعمل سے استدلال کرنا ہی صحیح نہیں ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ مشائخ صوفیہ میں سے جس نے قوالی کو جائز کہا ہے تو ان شرطوں کے ساتھ کہ صاحب قوالی خواہش نفس سے پاک اور زیور تقویٰ سے مزین ہو اور سماع کے لئے اسے ایسی احتیاج ومجبوری ہو جیسے مریض کو دوا کے لئے ہوتی ہے چنانچہ اس کے جواز کے لئے علامہ خیرالرملیؒ نے کئی شرائط بیان فرمائی ہیں:

(١) قوالی سننے والوں میں کوئی بے ریش نہ ہو۔

(٢) سب عارفین کاملین ہوں۔ ان میں کوئی فاسق فاجر طالب دنیا اور عورت نہ ہو۔

(٣) قوالی کی نیت اخلاص پر مبنی ہو مزدوری معاوضہ اور کھانا مدنظر نہ ہو۔

(٤) مجمع کھانے پینے یا دیگر اغراض کے لئے اکٹھا نہ ہوا ہو۔

(٥) اس دوران قیام نہ کرے۔

(٦) وجد ومستی کا اظہار نہ کریں الا یہ کہ سچے ہوں، ریاء وتصنّع نہ ہو۔

(۷) اس کے ساتھ کسی قسم کا ساز موسیقی وغیرہ نہ ہو۔

پھر ان شرائط کے ساتھ بھی سماع صرف کامل درجہ کے منتہی عارفین کرتے تھے مبتدی سالک کو منع فرماتے تھے۔

حضرت جنید بغدادیؒ نے یہ کہہ کر سماع سے توبہ کی کہ اب ان شرطوں کی پابندی اٹھتی جارہی ہے۔

یہ شرائط ہمارے زمانہ میں قطعاً نہیں پائی جاتیں لہٰذا اس دور میں سماع کی قطعاً اجازت نہیں اوراجازت ہو بھی کیونکر؟ جب کہ سیدالطائفہ حضرت جنید بغدادی قدس سرہ نے بایں سبب سماع سے توبہ کی تھی کہ ان کے زمانہ میں تمام شرائط کی پابندی نہ رہی تھی کوئی انصاف سے کہے کہ آج کل کی قوالی کو صوفیہ کے سماع سے کوئی دور کی نسبت بھی ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ راگ باجوں، ساز و موسیقی پر مشتمل مروجہ قوالیوں کا سننا شریعت کی رو سے حرام ہے پرہیز کرنا واجب ہے۔

(ملخص از احسن الفتاویٰ صفحہ ۳۹۳ ج ۸)

عرس منانے کا حکم

سوال: مختلف بزرگوں کے مزارات پر عرس منایا جاتا ہے اس میں اکثر لوگ مزاروں پر سجدہ وغیرہ کرتے ہیں، مختلف طریقے سے نذر و نیاز منت وچڑھاوے چڑھائے جاتے ہیں عورت ومردوں کا بے محابا اختلاط ہوتا ہے. سماع وقوالی بھی ہوتی ہے۔ کوئی اس طرح عرس منانا اس میں شرکت کرنا وہاں کی چیزیں کھانا شرعاً کیا حکم رکھتا ہے؟

جواب: عرس منانا یعنی سال بھر میں وفات کے دن کو متعین کر کے لوگوں کا وہاں اجتماع اور اس اجتماع کا اتنا اہتمام کہ فرائض وواجبات کی طرح ہوجائے اگر دوسرے منکرات ومعاصی سے خالی بھی ہو تب بھی بدعت وگمراہی ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام تابعین وتبع تابعین کے ادوار میں اس کی کوئی ادنیٰ نظیر بھی موجود نہیں اگر یہ کوئی ثواب کا کام ہوتا تو یقینی طور پر صحابہ کرام اس میں سب سے زیادہ حصہ لیتے۔ پھر سب سے زیادہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عرس ہوتا اور پھر ان ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء علیہم السلام کے اعراس جن میں سے بہت سے حضرات کے مزارات یقینی طور پر معلوم بھی ہیں

اور صحابہ کو بھی معلوم تھے لیکن کہیں بھی اس نئی ایجاد کردہ بدعت یعنی عرس کا نام ونشان بھی نہیں۔ اس لئے خود حضرات مشائخ صوفیہ رحہم اللہ تعالیٰ نے اس کو ناجائز وبدعت قرار دے کر منع فرمایا ہے۔

حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمہ اللہ جو حضرت شاہ ولی اللہ صاحب کے شاگرد اور حضرت مرزا مظہر جان جاناںؒ کے خلیفہ راشد ہیں اپنے وصیت نامہ میں عرس کرنے کو بدعت فرما کر وصیت کرتے ہیں کہ میری قبر پر ہرگز عرس نہ کیا جائے اس طرح شاہ اسحاق صاحبؒ نے مسائل اربعین میں عرس کو بدعت لکھا ہے اس طرح ان دونوں حضرات سے پہلے شرح طریقہ محمدیہ نے بہت پر زوردار الفاظ میں اس بدعت پر رد فرمایا ہے۔ یہ تو اس وقت تھا جب کہ عرس تنہا عرس ہی ہو دوسرے مقاصد معاصی سے خالی ہو۔ پھر جب موجودہ زمانہ کے عرسوں پر نظر ڈالی جائے تو یہ عرس سینکڑوں گناہ کبیرہ پر مشتمل ہے اس کی شناعت وقباحت اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ مثلاً قبروں پر چراغ جلانا جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص پر لعنت فرمائی ہے جو قبروں پر چراغ جلاتا ہے اس طرح قبر کو سجدہ کرنا اگر عبادت کی نیت ہو تو صریح کفر ہے۔ اس طرح مرد وعورت کا بے محابا اختلاط جو شرعاً بہت ہی بڑا گناہ ہے اور قرآن وحدیث کی

صراحۃً خلاف ورزی ہے اس طرح اولیاء اللہ کو مختار سمجھ کر ان سے مدد مانگنا۔ یہ بھی شرک میں شامل ہے اس طرح قوالی کے نام پر گانا بجانا جس کے متعلق احادیث مبارکہ میں سخت وعیدیں اوپر مذکور ہوئی ہیں وغیرہ ذالک بہرحالی شرعاً عرس منانا بدعت وناجائز ہے۔ ہر مسلمان پر لازم ہے کہ اس سے پرہیز کرے۔

(ملخص از امداد المتفتین)

الحاق

غلبہ شہوت سے اپنی ماں پر جھپٹ پڑا

ایک شخص نے دارالافتاء سے خود اپنے بارے میں یوں استفتاء کیا:

''میں اپنی ماں کے ساتھ ایک فحش پروگرام دیکھ رہا تھا، شہوت کی آگ بھڑک اٹھی آلہ تناسل میں انتشار پیدا ہوا اور جوش شہوت میں بے اختیار ماں کو پکڑ لیا''

ایسے شرمناک اور حیا سوز واقعات قید تحریر میں لاتے ہوئے قلم تھرا رہا ہے مگر دل پر پتھر رکھ کر صرف اس مقصد سے اس قسم کے واقعات شائع کئے جارہے ہیں کہ شاید ان لوگوں کے لئے تازیانہ عبرت بنیں جو تفریح کے نام سے اس بے حیائی کو فروغ دینے میں مصروف ہیں۔

ان حقائق کا مشاہدہ کرنے کے باوجود اگر یہ لوگ اپنی روش نہیں بدلتے تو یہ باور کئے بغیر چارہ نہیں کہ شاید ان کی لغت میں دین وایمان، شرم وحیا اور غیرت وحمیت کے الفاظ مہمل اور بے محل اور بے معنی الفاظ ہیں ۔

حمیت نام تھا جس کا گئی مسلم گھرانوں سے

آنکھوں دیکھا عبرتناک عذاب

رمضان المبارک کی بات ہے کہ افطاری سے کچھ دیر پہلے ماں نے بیٹی سے کہا:

''آؤ میرے ساتھ مل کر افطاری کے لئے تیاری میں میری مدد کرو''

بیٹی نے جواب دیا:

''امی! مجھے تو ٹی وی پر پروگرام دیکھنا ہے وہ دیکھ لوں تو پھر کام کروں گی''

یہ کہہ کر اوپر چھت پر چلی گئی کمرے میں ٹی وی رکھا تھا، اس لڑکی نے ماں کے ڈر سے کہ کہیں مجھے زبردستی کام کے لئے نہ اٹھا کر لے جائے دروازہ بھی بند کرلیا، ادھر ماں بیٹی کو آوازیں دیتے رہی، بیٹی نے ایک نہ سنی کافی وقت گزر گیا، گھر میں سب مرد بھی آگئے، افطاری ہوگئی لیکن لڑکی ابھی تک کمرے سے نکلی نہیں، ماں نے دروازہ کھٹکھٹایا تو اندر سے آواز نہ آئی دل ڈر گیا، اس کے باپ اور بھائیوں سے کہا، انہوں نے دروازہ توڑا اور اندر داخل ہوئے تو

کیا دیکھتے ہیں کہ وہ لڑکی زمین پر اوندھے منہ پڑی ہے، اس کو دیکھا تو وہ مرچکی تھی، اب حالت یہ ہوئی کہ لڑکی زمین کے ساتھ چمٹی ہوئی تھی، اٹھانے سے اٹھتی نہیں تھی اس کو اٹھا اٹھا کر تھک گئے اب حیران کہ کیا کریں کسی کے ذہن میں اچانک ایک بات آئی اس نے جو اٹھ کر ٹی وی اٹھایا تو لڑکی بھی اٹھی، اب تو یہ ہوا کہ اگر ٹی وی اٹھاتے تو لڑکی اٹھتی ورنہ بالکل کوئی اس کو نہ اٹھا سکتا، آخر انہوں نے لڑکی کے ساتھ ٹی وی کو بھی اٹھایا اور اس کو نیچے لائے اور غسل دے کر کفن وغیرہ پہنا کر جب جنازہ اٹھایا تو حیران رہ گئے کہ چارپائی تو ٹس سے مس نہیں ہوتی، بالآخر انہوں نے ٹی وی کو اٹھایا اور قبرستان تک لے گئے، اب انہوں نے لڑکی کو قبر میں دفن کیا اور ٹی وی کو اٹھا کر گھر لانے لگے، جونہی انہوں نے ٹی وی کو اٹھایا تو میت قبر سے باہر آپڑی، انہوں نے پھر اس کو دفن کیا اور ٹی وی کو اٹھایا تو پھر میت باہر آپڑی اب تو سب کو بہت پریشانی ہوئی، انہوں نے لڑکی کو ٹی وی سمیت قبر میں دفن کردیا اب اس کا جو حشر ہوا ہوگا وہ اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔

(رسالہ ختم نبوت جلد ۷ شمارہ ۵)

ٹی وی کے فضائی اثرات

روزنامہ ''مسلمان'' مدراس نے مورخہ ۵ اگست ۹۲ء کی اشاعت میں لکھا ہے:

''رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ گھریلو الیکٹرانکس مثلاً ٹی وی سے جو زہریلے مادے گیسوں کی شکل میں خارج ہوتے ہیں وہ نیوکلیائی تجربہ گاہ پر بم پھٹنے کے بعد پائے جانے والے اثرات سے ۵ گناہ زیادہ خطرناک ہوتے ہیں''

(رسالہ ختم نبوت جلد ۱۱ شمارہ ۵)

دنیا میں عذاب عظیم

۳۰ اکتوبر ۱۹۹۰ء کو جب کہ ہر طرف مسلمانوں کا قتل عام ہورہا تھا مسلمانوں کی جائیداد کو آگ لگائی جارہی تھی عورتوں کی بے حرمتی کی جارہی تھی تو ۳۱ اکتوبر ۹۰ء کو میں استخارہ کی نیت سے سوگیا، خواب میں ایک بزرگ تشریف لاتے ہیں، میں نے ان سے عرض کیا:

''حضرت مسلمانوں کا قتل عام ہورہا ہے ان کے مال وجائیداد کو آگ لگائی جارہی ہے عورتوں کی بے حرمتی کی جارہی ہے، ہر طرف مسلمان پریشان حال ہیں وہ عمل بتائے جس سے مسلمانوں کی پریشانیاں دور ہوجائیں''

ان بزرگ نے فرمایا:

''کوٹھوں پر سے چھتریاں اتروادو''

یعنی ٹیلیویژن کے انٹینا اتروادو۔ (رسالہ ٹی وی کی تباہ کاریاں)

عذاب قبر

دو دوست تھے ایک جدہ میں رہتا تھا دوسرا ریاض میں، دونوں میں گہری دوستی تھی، دونوں ہی دین دار وپرہیزگار تھے۔ ریاض والے دوست کے گھر والوں نے ضد کی وہ گھر میں ٹی وی لے آئے، اپنے بچوں اور بیوی کے اصرار پر اس نے اپنے گھر والوں کے لئے ٹی وی خرید لیا، کچھ دنوں بعد اس کا انتقال ہوگیا، جدہ والے دوست نے اس کو تین مرتبہ خواب میں دیکھا، ہر مرتبہ اس کو عذاب کی حالت میں پایا اور اس نے خواب میں تینوں مرتبہ اس جدہ والے دوست سے کہا:

''خدا کے لئے میرے گھر والوں سے کہو کہ وہ گھر سے ٹی وی نکال دیں، کیونکہ جب سے ان لوگوں نے مجھے دفن کیا ہے مجھ پر اس ٹی وی کی وجہ سے عذاب مسلط ہے، کیونکہ میں نے ٹی وی خرید کر گھر میں رکھا تھا وہ لوگ اس بے حیائی سے مزے لے رہے ہیں اور میں عذاب میں گرفتار ہوں۔''

جدہ والا دوست جہاز کے ذریعہ ریاض پہنچا اور اس کے گھر والوں کو

خواب سنایا اور یہ بھی بتایا کہ میں نے تین مرتبہ ایسا دیکھا ہے۔ گھر والے سن کر رونے لگے، اس کا بڑا بیٹا اٹھا اور غصہ میں ٹی وی کو اٹھا کر پٹخا، اسکے ٹکڑے ٹکڑے ہوگئے، اٹھا کر کوڑے کے ڈبے میں پھینک دیا۔

جدہ والا دوست جب جدہ سے واپس پہنچا تو اس نے پھر دوست کو خواب میں دیکھا اس بار وہ اچھی حالت میں تھا، اس کے چہرے پر ایک رونق تھی، اس نے اپنے ہمدرد دوست کو دعاء دی کہ اللہ جل جلالہ، تجھے بھی مصیبتوں سے نجات دلائے جس طرح تو نے میری پریشانی دور کرائی۔ (حوالہ بالا)

ٹی وی کو تباہ کردو اس سے قبل کہ......

شیخ عبداللہ حمید سابق جسٹس سپریم کورٹ آف سعودیہ عربیہ نے اپنے ایک مضمون میں لکھا ہے کہ:

''ایک جرمنی کے ماہر اجتماعیات نے مختلف درسگاہوں اور اداروں کے براہ راست بھرپور مطالعہ کے بعد سوسائٹی اور نئی نسل پر ٹی وی کے خطرات کا گہرائی سے جائزہ لے کر کہا کہ ٹی وی اور اس کے نظام کو تباہ کردو اس سے قبل کہ یہ تمہیں برباد کردے۔'' (حوالہ بالا)

ٹیلیویژن بچوں پرتباہ کن اثرات مرتب کرتا ہے

ٹیلیویژن پر تشدد اور جنس سے متعلق پروگرام بچوں پر تباہ کن اثرات مرتب کرتے ہیں، یہ بات برطانیہ کے وزیر صحت نے کہی ہے، ان کا کہنا ہے کہ حکومت کو ٹیلیویژن نشریات پر کنٹرول کرنا چاہیئے اور اس کے ساتھ ساتھ والدین بھی بچوں پر پابندی لگائیں اور ان کو ایک حد میں رکھیں، جس سے آگے بچے قدم نہ اٹھائیں، انہوں نے کہا کہ والدین کو اپنی ذمہ داری محسوس کرنی چاہیئے اور بچوں کی عزت کرنا اور برے بھلے کی تمیز کرنا سیکھنا چاہیئے۔

(حوالہ بالا بحوالہ روزنامہ نوائے وقت ۵ اپریل ۹۳)

ٹی وی سے عذاب قبر

فیصل آباد میں ایک شخص نے بچوں کے لئے ٹی وی خریدا، یہ شخص مرگیا تو اس نے خواب میں اپنے پڑوسی سے کہا:

”ہر روز ٹی وی کے پرزے آگ میں گرم کرکے ان سے مجھے عذاب دیا جارہا ہے۔“

ٹی وی سے عذاب قبر کے قصے اوپر بھی لکھے جاچکے ہیں۔

بیٹیوں سے بدکاری

وی سی آر دیکھتے ہوئے بیٹی سے بدکاری کا ایک قصہ پہلے بیان کیاجاچکاہے، اب ٹی وی سے تعلیم پاکر دوبیٹیوں سے بدکاری کا مشغلہ مسلسل جاری رکھنے کا قصہ سنئے:

''ابھی چند ماہ پیشتر یہ خبر اخباروں میں شائع ہوئی اور لاکھوں لوگوں کی نظر سے گزری کہ کراچی میں ایک درندہ صفت انسان اپنی دوجوان بیٹیوں سے منہ کالا کرتا رہا، پکڑے جانے کے بعد اس نے برملا اعتراف کیا:

''اس نے فلاں فلمی پروگرام دیکھ کر اس گناہ کی جرأت کی''

اللہ تعالیٰ کی طرف سے تنبیہ

ولاتغرنکم الحیوٰہ الدنیا ولایغرنکم باللہ الغرور

''تمہیں دنیوی زندگی ہرگز دھوکے میں نہ ڈالے اور تمہیں اللہ کے بارے میں شیطان ہرگز دھوکے میں نہ ڈالے''

محسن اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ:

اکثرو من ذکرھا زم اللذات الموت

''موت کو کثرت سے یاد کیا کرو جو تمام لذتوں کا یکسر خاتمہ کرنے والی ہے''

رنگ رلیوں پہ زمانے کی نہ جانا اے دل
یہ خزاں ہے جو بانداز بہار آئی ہے

وقت خدا کی بہت بڑی نعمت ہے اس کی جتنی قدر کی جائے کم ہے، ٹی وی

اور ویڈیو دیکھنے سے آخرت کا کون سا فائدہ ہوگا؟ بلکہ خسارہ ہی خسارہ ہے، اللہ کے ذکر سے غافل کرنے والی اور فکر آخرت کو ختم کرنے والی چیز ہے اور جو چیز انسان کو اللہ کے ذکر اور موت کے فکر اور اپنے مقصد حیات سے غافل کردے وہ منحوس اور بے کار ہے حدیث میں ہے:

من حسن اسلام المرء ترکه مالا یعنیه

یعنی انسان کے اسلام کی خوبی یہ ہے کہ وہ بے کار چیزوں کو چھوڑ دے

اور حدیث میں ہے:

عن ابی عمر رضی اللہ عنهما قال اتیت النبی صلی اللہ علیه سلم عاشر عشرة فقام رجل من الانصار فقال یانبی اللہ من اکیس الناس و احزم الناس قال اکثرھم ذکر اللموت و اکثرھم استعداد للموت اولئک الاکیاس ذھبوا بشرف الدنیا و کرامة الآخرة

حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ ہم دس آدمی جس میں ایک میں بھی تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، ایک انصاری صحابیؓ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ سب سے زیادہ سمجھدار اور سب سے زیادہ محتاط آدمی کون ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو لوگ موت کو سب سے زیادہ یاد کرنے والے اور موت کے لئے سب سے زیادہ تیاری کرنے والے ہوں، یہی

لوگ ہیں جو دنیا کی شرافت اور آخرت کا اعزاز لے اڑے۔

(بحوالہ موت کی یاد از حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحبؒ مہاجر مدنی صفحہ ۳)

لہٰذا انسان کو جو وقت ملا ہے اسے موت اور آخرت کی تیاری میں صرف کرنا چاہئے بے کار اور لغو کاموں میں وقت ضائع نہ کیا جائے۔

شیخ سعدی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ:

جز یاد دوست ہرچہ کنی عمر ضائع است
جز سر عشق ہرچہ بخوانی بطالت است

یاد الٰہی کے علاوہ کسی اور چیز میں مشغول ہونا عمر ضائع کرنا ہے عشق الٰہی کے سوا جو کچھ کیا جائے بے کار ہے۔

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رسالہ کے ذریعہ امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گانے بجانے سے اور ٹی وی، وی سی آر کی لعنت سے توبہ وتائب ہونے کی توفیق دے اور ہر اس چیز سے بچنے کی توفیق دے جو اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل کرنے والی ہو۔

بندہ احسان اللہ شائق عفا اللہ عنہ

۸ شعبان المعظم ۱۴۲۰ھ